سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۲ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اسہال کی تکلیف رہی مگر شام کے وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو گئی ۔ رات بھی طبیعت اچھی رہی ۔ اور اس وقت بھی خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریاکاری اور عجب کے زہریلے اثر سے ثواب اور اجر باطل ہو جاتا ہے

خدا سے توفیق طلب کرتے رہو کہ یہ خرابیاں دور ہو کر دل اخلاص سے بھر جائے

"نماز پوری پڑھو ۔ صدقہ و خیرات دو تو پوری نیت سے دو کہ خدا راضی ہو جاوے اور توفیق طلب کرتے رہو کہ ریاکاری عجب وغیرہ زہریلے اثر جس سے ثواب اور اجر باطل ہوتا ہے دور ہو جاویں اور دل اخلاص سے بھر جاوے ۔ خدا پر بدظنی نہ کرو وہ تمہارے لئے ان کاموں کو آسان کر سکتا ہے وہ رحیم کریم ہے ۔ باکریماں کارہا دشوار نیست ۔ اگر پیچھے لگے رہو گے تو اُسے رحم آہی جائے گا ۔

بہت لوگ ہیں کہ سیدھی نیت سے طلب نہیں کرتے ۔ تھوڑا طلب کر کے تھک جاتے ہیں ۔ دیکھو اگر ایک زمین میں چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کر جو شکایت کرے کہ پانی نہیں نکلا اسے تم کیا کہو گے ؟ اس قسم کے بدقسمت انسان ہوتے ہیں کہ وہ دو چار دن دعا کر کے کہتے ہیں کہ ہمیں پتہ کیوں نہ لگا اور اس طرح ایک دنیا گمراہ ہو گئی ہے ۔ وظیفے اور مجاہدے کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنے سے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھودا یعنی نہ پہنچے تو خدا کی ذات سے منکر ہو گئے ۔ اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھ کر ٹھگ بن گئے ۔ اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہیے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ دوسرے قویٰ اور اعضاء سے کام نہ لیا اور طوطے کی طرح وظیفوں پر زور لگاتے رہے ۔ آخر کار لعنتی ہو گئے ۔

گر نباشد بدوست راہ بردن ؞ شرط عشق است در طلب مُردن

اس کے معنی ہیں کہ اس کی راہ پر چلا جائے یہاں تک کہ مر جاوے واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین کے یہی معنی ہیں وہ موت جب آتی ہے تو ساتھ ہی یقین بھی آجاتا ہے موت اور یقین ایک ہی بات ہے ۔ غرض کہ اس کمزوری اور کسل نے لوگوں کو خدا یابی سے محروم کر دیا ہے کہ پورا حق تلاش کا ادا نہ کیا ۔ راستہ میں چھلکا مل گیا اسی پر راضی ہو گئے اور دوکاندار بن گئے ۔" (البدر ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

— انڈونیشیا کے ایک مخلص لوکل مبلغ مکرم محمد شستری صاحب کی صاحبزادی بدر النساء صاحبہ کی بائیں ٹانگ کا اپریشن جاکرتہ میں ہوا ہے ۔ وہ احباب سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو کامل و عاجل صحت سے نوازے ۔

(سیکرٹری وکیل التبشیر)

— مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کے برادر نسبتی مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب آف میرپور خاص جلسہ سالانہ پر ربوہ آئے تھے ۔ یہاں ان پر شدید اعصابی حملہ ہوا جس کے زیر اثر ان کے کندھے اتر گئے ۔ اس وقت سے وہ لاہور میں زیر علاج ہیں ۔ ایک کندھا چڑھا دیا گیا ہے علاج جاری ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ مزید برآں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں ۔ احباب ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کریں ۔

— محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے نو بجے مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام کالج ہال میں طلبائے کالج سے خطاب فرمائیں گے ۔ حاضرین سوال و جواب کے رنگ میں محترم چوہدری صاحب موصوف سے استفادہ کریں گے ۔ احباب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے ۔ (معتمد مجلس ارشاد)

— "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ جنوری ۶۵ء

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج

(۲)

مودودی صاحب کے ایک دوست نے ایک ہفت روزہ میں حال ہی میں ایک طویل مضمون "مولانا امین احسن اصلاحی کی مسرّت" کے زیرِ عنوان شائع کیا ہے۔ ہمیں مولوی امین احسن صاحب اصلاحی کی مسرت وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے یہاں ہم صرف ایک مثال پیش کرنا چاہتے ہیں جس سے واضح ہو گا کہ مودودی صاحب کے دوست کس مشکل میں گرفتار ہیں اور مودودی صاحب نے اپنی پوری تاریخ میں جو گچی گانٹھیں دے دی ہوئی ہیں اب دانتوں سے تو کیا مغربی سوفسطائی دلائل کی مشینوں سے بھی ان کو کھولنا کارے دارد کا سا معاملہ بن گیا ہے۔

مودودی صاحب پر نہایت خطرناک اعتراض جو چاروں طرف سے اس وقت کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے کام تو "اقامتِ دین" کے نعرہ سے شروع کیا تھا مگر آج "اقامتِ دین" کی بجائے بحالیت جمہوریت آپ کا نصب العین بن کر رہ گیا ہے۔ مودودی صاحب نے اس اعتراض کی تقویت کے لئے اتنے برملا مظاہرے کئے ہیں کہ مودودی صاحب کے دوستوں کو انہیں سنبھالنا اس دیوانے کو سنبھالنے سے بھی زیادہ مشکل ہو گیا ہے جس کے ہاتھ میں تلوار آ گئی ہو۔

یہ صاحب مضمون متذکرہ بالا میں فرماتے ہیں۔

"مولانا اصلاحی کہتے ہیں کہ پہلے یہ لوگ جمہوریت کو شیطنت قرار دیتے تھے۔ مولانا اصلاحی "پہلے" کی کوئی وضاحت نہیں کرتے اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ تقسیمِ ہند سے "پہلے" جب ہندو اور انگریز کی زبردست کوشش یہ تھی کہ جمہوریت کے نام پر اکثریت کی بالادستی کا اصول منوا کر غیر اسلامی قوانین کے لئے ایک مستقل شاہراہ کھول دی جائے تو کیا اس وقت مولانا مودودی اسے شیطنت کی بجائے رحمت قرار دے دیتے۔

کیا آپ ایک غیر ملکی سامراج کو اس امر کی اجازت دے سکتے تھے کہ وہ جمہوریت کی ایک عجیب و غریب تعبیر کر کے غیر مسلم اکثریت کے ذریعے آپ پر اپنی لادینی قانون سازی کو مسلط کر دے؟

چار غیر مسلموں کے ساتھ ایک مسلمان کو کھڑا کر کے "جمہوریت" عطا کر دینے کو آپ کیا کہیں گے؟

بات واضح ہے لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مولانا امین احسن اصلاحی "پہلے" کی اتنی بیکراں خلیج کو کیسے نظر انداز کر گئے جبکہ شیطنت قرار دینے کے معاملے میں وہ بھی ہمنوا، ہم زبان اور ہمسفر تھے۔"

(ہفت روزہ آئین $\frac{1}{65}$۱۶ صـ۵)

اس اقتباس کا آخری فقرہ مولوی اصلاحی کو ضرب لگانے کے لئے لکھا گیا ہے مگر یہی فقرہ اس بات کو بھی واضح کرتا ہے کہ اصلاحی صاحب سے بڑھ کر مودودی صاحب کے پہلے مؤقف سے اور کون زیادہ واقف ہو سکتا ہے۔ خیر ہمیں اس معاملہ کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

اگر مودودی صاحب کے دوست نے اپنے ذہن سے کچھ بھی کام لیا ہوتا تو وہ یہ عبارت مودودی صاحب کی کتاب "سیاسی کشمکش حصہ سوم" کی موجودگی میں ہرگز نہ لکھتے جو پاکستان بننے کے بعد بھی اب تک بڑے طمطراق سے شائع کی جا رہی ہے۔ کیونکہ جن لوگوں نے آپ کی یہ تصنیف ملاحظہ کی ہے وہ جانتے ہیں کہ مودودی صاحب نے اسی تصنیف میں "جمہوریت" کے پرخچے سب سے زیادہ اڑائے ہیں اور اس تصنیف میں برصغیر ہند کی حکومت کا ذکر نہیں بلکہ صرف اور صرف پاکستان میں بننے والی حکومت کا ذکر ہے۔

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مضمون نگار کی نظر سے مودودی صاحب کی یہ تصنیف جو پاکستان کی تردید میں یکتائی کی حیثیت رکھتی ہے نہ گزری ہو تاہم ذیل میں صرف ایک آدھ اقتباس درج کر دیتے ہیں جن سے معلوم ہو گا کہ مودودی صاحب نے پورے شعور کے ساتھ تمام برصغیر میں قائم ہونے والی حکومت کے تعلق میں جمہوریت کی تردید نہیں کی بلکہ "پاکستان" میں قائم ہونے والی حکومت کے تعلق میں کی ہے۔

"مسلمانوں نے چونکہ اپنے دین کو ایک عالمگیر تحریک کے بجائے ایک جامد قومی کلچر اور خود اپنے آپ کو ایک بین الاقوامی انقلابی جماعت کے بجائے محض ایک قوم بنا کر رکھدیا ہے لہٰذا اس کا نتیجہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان کے لئے تاریخ میں پہلی مرتبہ اقلیت و اکثریت کا سوال پیدا ہوا ہے اور اس کے لئے یہ بات سخت پریشانی کی موجب بن گئی ہے کہ مردم شماری کے اعتبار سے جب میں چار کے مقابلہ میں ایک کی نسبت رکھتا ہوں تو اب میں چوگنی تعداد کے غلبہ سے اپنے آپ کو کیسے بچاؤں۔

یہ پریشانی اب رفتہ رفتہ شکست خوردہ ذہنیت میں تبدیل ہو رہی ہے اور کمزور فریق کی طرح اب مسلمان کو بچاؤ کی کوئی تدبیر اس کے سوا نہیں سوجھتی کہ پسپا ہو کر اپنے خول میں سمٹ آئے۔ اس صورتِ حال کی تنہا وجہ یہی ہے کہ اس اللہ کے بندے کو نہ تو اس طاقت کا علم ہے جو اس کے دین کی صورت میں اس کے پاس ہے، اور نہ اسے یہی خبر ہے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے دنیا میں اس کا مقام کیا ہے۔ یہ اپنے دین کو ایک کند ہتھیار اور اپنے آپ کو ایک "قوم" سمجھ رہا ہے اسی وجہ سے اسکو بچاؤ کی پڑ گئی ہے۔ اگر اس کو یاد ہوتا کہ میں ایک جماعت ہوں اور وہ جماعت ہوں جس کا مشن ہی دنیا کو اپنے نظریہ و مسلک اور اپنے فلسفۂ اجتماع (SOCIAL PHILOSOPHY) کی طاقت سے مسخر کرنا ہے تو ہرگز اسے کوئی پریشانی پیش نہ آتی۔ اس کے لئے اکثریت و اقلیت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ یہ اپنے خول میں سمٹ آنے کی فکر نہ کرتا بلکہ آگے بڑھ کر میدان جیتنے کی تدبیریں سوچتا۔"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم صـ۲۴)

۲۔ "مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے لئے اس مسئلہ میں بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ہندوستان میں جہاں مسلمان کثیر التعداد ہیں وہاں انکی حکومت قائم ہو جائے۔ میرے نزدیک جو سوال سب سے اقدم ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے اس "پاکستان" میں نظامِ حکومت کی اساس خدا کی حاکمیت پر رکھی جائے گی یا مغربی نظریۂ جمہوریت کے مطابق عوام کی حاکمیت پر؟ اگر پہلی صورت ہے تو یقیناً یہ "پاکستان" ہو گا ورنہ بصورت دیگر یہ ویسا ہی "ناپاکستان" جیسا ملک کا وہ حصہ ہو گا جہاں آپ کی اسکیم کے مطابق غیر مسلم حکومت کریں گے۔ بلکہ خدا کی نگاہ میں یہ اس سے زیادہ ناپاک، اس سے زیادہ مبغوض و ملعون ہو گا کیونکہ یہاں اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے وہ کام کریں گے جو غیر مسلم کرتے ہیں۔ اگر میں اس بات پر خوش ہوں کہ یہاں رام داس کے بجائے عبداللہ خدائی کے منصب پر بیٹھے گا تو یہ اسلام نہیں ہے بلکہ نیشنلزم ہے، اور یہ "مسلم نیشنلزم" بھی خدا کی شریعت میں اتنا ہی ملعون ہے جتنا "ہندوستانی نیشنلزم"۔"

(ایضاً صـ۷۶)

مودودی صاحب کے ان اقتباسات سے مضمون نگار کو جو چپت لگتی ہے اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔

آخر میں ہم مضمون نگار کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ ان گچی گانٹھوں کو کھولنے کی مشینوں سے بھی کوشش نہ کریں جو مودودی صاحب نے اپنے ہاتھوں سے دی ہوئی ہیں۔ ہماری دانست میں تو اس کا علاج صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ دین اور سیاست کے معاملہ میں مودودی صاحب اب ہمیشہ کے لئے خاموشی اختیار کر لیں اور حجاز کے کسی گوشہ میں بیٹھ کر اپنی غلطیوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنے میں باقی عمر گزار دیں۔ تاکہ انکے دوست ان کی صفائی کی مصیبت سے چھٹکارا حاصل کریں۔

یہ تو ہماری رائے ہے ذیل میں ہم مولانا عبدالماجد صاحب مدیر "صدق جدید" لکھنؤ کی رائے بھی اس ضمن میں درج کر دیتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"کسی کو ممکن ہے کہ مولانا مودودی پر طنز و طعن ہونے ہی میں لطف آ رہا ہو لیکن یہاں خدا گواہ ہے کہ مقصود مولانا کو شرمندہ کرنا نہیں بلکہ دوسروں کو انکے انجام سے محض عبرت دلانا ہے۔ وہ اپنے کردار کی مضبوطی کے لحاظ سے ایک کوہ استقامت سمجھے جاتے تھے۔ جب ان کا یہ حال پہلے ہی امتحان میں ہو گیا تو

اب کسے رہنما کرے کوئی؟

وہ جیل جاتے وقت اگر معافی چاہ لیتے تو یہ پھر بھی ایک امر طبعی ہوتا اور معاملہ اس سے کہیں زیادہ ہلکا رہتا! ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا جیسی دعاؤں کی اہمیت ایسے ہی موقع کے لئے ہے۔" (صدقِ جدید $\frac{1}{65}$۱۵ صـ۳)

درخواستِ دُعا

میرا گیارہ سالہ لڑکا معذور ہے نہ بولتا ہے نہ کچھ کھاتا پیتا ہے۔ گویا عقل۔ فہم اور شعور سے عاری ہے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک یہ منگول مرض ہے جس کا کوئی علاج نہیں لیکن ہمارے قادر اور شافیٔ مطلق خدا کے ہاتھ میں ہر قسم کی شفا ہے۔ صاحب دعا دوستوں اور اولاد کا درد رکھنے والے احباب سے عجز سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ میرے بچے کو معجزانہ رنگ میں جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (ملک عبدالحمید سلیم ۵/۱۰ اگوکمنٹ چوبرجی کوارٹرز)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کے پہلے اجلاس میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے ذکر حبیبؑ کے موضوع پر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں نے احباب کے سامنے چند باتیں بطور ذکر حبیب بیان کرنی ہیں وباللہ التوفیق

سچ تو یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو اس لائق نہیں سمجھتا۔ کہ اس بلند مقام وجود کے متعلق جس کی شان جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے کچھ بھی بیان کر سکوں۔ میرا دل تو لفظ حبیب سے بھی گھبراتا ہے کہ یہ ناچیز کجا اور وہ مقدس ذات کجا۔ مَیں تو وہ ہوں جسے نصف صدی سے حضرت محمود کے قدموں کے ساتھ ہی واسطہ چلا آ رہا ہے۔ اور رکھتا ہوں۔

پاؤں ترے کہاں میرا ناچیز سر کہاں
اس وقت میرے دل کی پکار ہے۔
پہنچائیں در پہ یار کے وہ بال و پر کہاں
دیکھے جمال یار جو ایسی نظر کہاں

میں ابھی باوہ سال کا تھا کہ مجھے پہلے دادا حضرت مولا بخش صاحبؓ اور والد حضرت رحیم بخش صاحبؓ کی معیت اس بیعت میں حاصل ہوئی جو حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی رضؓ نے ۱۸۹۹ء میں مسجد پٹیالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب سے لی تھی۔

جب کچھ شعور پیدا ہوا اور عمر تقریباً پندرہ سال کی ہوئی تو وہ اپنی خواہش سے حضور کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا تاکہ سند اور دعا حاصل ہو۔ چنانچہ چند ہی دنوں میں مجھے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ کا خط مل گیا۔ کہ حضور نے بیعت قبول فرمائی اور دعا فرمائی۔

اسی طرح بیعت کی درخواست میرے دو بزرگ ساتھیوں شیخ محمد افضل صاحب اور میاں خدا بخش صاحب نے بھی کی تھی۔ چنانچہ ہم تینوں کے نام نو مبایعین کی فہرست میں ۱۷ جون ۱۹۰۳ء کے الحکم میں شائع ہو گئے۔ یہ دونوں بزرگ بھی خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں۔

اس بیعت اور اس دعا کا اثر یہ دیکھا کہ میرے اندر شوق نماز اور ذوق دعا پیدا ہو گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے پڑھنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ میں نے چھوٹی عمر میں ہی سرمہ چشم آریہ جیسی دقیق کتاب سمجھ کر پڑھی۔ اسی زمانہ میں جبکہ طاعون زوروں پر تھی تو مقدس رسالہ کشتی نوح پڑھنا نصیب ہوا جس نے دل پر خاص اثر پیدا کیا۔ دنیا کی بے ثباتی نظر آنے لگی جیسا کہ میرے ان اشعار سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ انہی ایام میں کہے ہوئے ہیں۔ اس وقت میری تعلیم کچھ نہ تھی۔ ابھی چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا۔ وہ اشعار یہ ہیں ؎

ہم تو بندے ہیں ترے عاجز غریب و بے نوا
ہم غریبوں پر تری اک مہربانی چاہیئے
اس جہان فانی سے کچھ بھی ہے نہیں لے جانا ساتھ
اک سند تیری رضا کی ہم کو پانی چاہیئے
کچھ نہیں مقصود یاں اس ننگنائے دہر میں
اک جھلک تیری نگہ کی ہم کو آنی چاہیئے

یہ اشعار پوری ترجمانی اس حالت کی کرتے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام کی تعلیم توجہ اور دعا سے ایک طفل کے دل کی ہو گئی تھی۔ جب میں ۱۴ سال کا ہوا۔ تو میرے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا ولولہ پیدا ہوا مگر ذرائع کی کمی کی وجہ سے قادیان جانا مشکل تھا ایسے حال میں میں نے رو رو کر دعا کرنا شروع کر دی کہ یا الٰہی مجھے حضور کی زیارت نصیب کر۔ ابھی چند دن ہی دعا کرتے گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی زیارت رویا کے ذریعہ پٹیالہ میں ہی کرا دی۔ میں نے دیکھا کہ میں اپنی مسجد پٹیالہ کے حجرے میں لیٹا ہوا ہوں اور دیکھا کہ دروازہ کھلا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر تشریف لائے ہیں۔ میں فرط محبت سے چارپائی سے اٹھ کر حضور کو چمٹ گیا۔ گویا حضور کا ہی ہو گیا۔" اس رویا کے دیکھنے سے میرا دل اللہ تعالیٰ کے شکر سے بھر گیا۔ اور اس کے سمیع و بصیر و غریب نواز ہونے پر یقین آ گیا۔ ابھی اس رویا کے دیکھے دو تین ماہ ہی ہوئے تھے کہ میرے مہربان آقا نے جو میرے دل کی حالت سے واقف تھا مجھے ایک قافلہ کی معیت میں قادیان حاضر ہونے کی توفیق عطا فرما دی یہ سفر اگست ۱۹۰۵ء میں ہوا تھا۔

حضور علیہ السلام کی سب سے پہلی زیارت مسجد مبارک میں اس وقت نصیب ہوئی جبکہ آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ اور حضور چاند کی مانند چہرہ کے ساتھ اندرون خانہ سے مسجد میں نماز مغرب کے لئے تشریف لائے تھے الحمدللہ پہلی زیارت ہی باعث مسرت ہوئی۔ بعد نماز جب حضور شہ نشین پر مجلس فرما ہوئے تو حضور کے قریب ہو کر کچھ موقعہ پاؤں دابنے کا بھی مل گیا اور جب حضور نے نو مبایعین کی بیعت لی تو حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنا نصیب ہوئی الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ہمارا قیام دس روز تک مہمان خانہ میں رہا ہم سے پہلے ایک شخص مسمی عبدالحق نومسلم باشندہ اس بطور مہمان موجود تھا جو اپنا سابقہ حال پنڈت دیانند کے ساتھ گیا میں رہتا بیان کرتا تھا اس نے ہمیں پہلے ہی روز بتلایا کہ میں کئی روز سے یہاں آیا ہوا ہوں۔ اور حضرت صاحب سے دو دفعہ بیعت لینے کے لئے کہہ چکا ہوں مگر حضور یہی فرماتے ہیں کہ ٹھہریں جلدی نہ کریں۔ لیکن اس نے اسی شام اپنے بیان کے بموجب بیعت کر لی جس شام ہم نے بیعت کی تھی۔

اگلی صبح ہم نے حضور کو اندرون خانہ سے باہر تشریف لا کر اس جگہ کھڑے دیکھا۔ جہاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ ہم سب مہمان حضور کے سامنے گلی میں کھڑے تھے۔ اسی اثناء میں عبدالحق بھی آ گیا۔ اور اس نے آ کر کھڑے ہو کر کہا حضور مبارک ہو کل شام میں نے بھی بیعت کر لی ہے۔ اس وقت حضور کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور حضور نے نہی قدر درد اور کے لہجہ میں فرمایا کہ محض ہاتھ پر ہاتھ رکھ دینے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک بیعت کنندہ اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔ اور سچا تقویٰ اختیار نہ کرے وغیرہ۔ ہم نے اس شخص کو اسی شام کو شکایت کرتے سن لیا۔ اور یہ بھی دیکھ لیا کہ وہ اگلی صبح کو بہت کچھ سخت سست الفاظ منہ سے نکالتا ہوا یکہ پر سوار ہو کر قادیان سے نکل گیا۔ اور ہمارے لئے حضور علیہ السلام کی فراست مومنانہ کا ثبوت بہم پہنچا گیا۔

ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے نماز میں حضور صاحب کی معیت میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی اقتداء میں مسجد مبارک میں ادا کیا کرتے تھے۔ اور حضور کی زیارت کا بار بار شرف حاصل کرتے اور جب حضور مجلس آرا ہوتے تو حضور کے کلمات طیبات کے سننے کا موقعہ مل جاتا۔ حضور کی مجلس میں تمام ہموم و غموم دور ہو کر سکینت قلب حاصل ہوتی۔

حضور بالعموم نماز مغرب کے بعد نماز عشاء کے وقت مسجد کی اوپر کی چھت کی شہ نشین پر بیٹھا کرتے تھے۔ حضور کے پہلو میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی بیٹھے نظر آتے جو فدائیت میں مثل پروانہ تھے۔ مگر ہمیں بے تکلف دوست نظر آتے۔ انہی دنوں حضور کو فنزع عیسیٰ ومن معہ کا الہام ہوا جو اسی وقت سے یاد چلا آ رہا ہے۔ ہمیں اس وقت کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ یہ الہامی خبر اس قدر جلد پوری ہو جائے گی۔ بلکہ حضرت دو ماہ بعد ہی وہی عبدالکریم وہی اپنے محبوب آقا کے ساتھ شہ نشین پر بیٹھنے والا عبدالکریم وہی پروانہ شمع روشن وہی عندلیب بوستان احمد جو اپنے محبوب آقا کا محبوب رفیق تھا داغ مفارقت دے جائے گا۔ مگر ہمارے لئے نمونہ چھوڑ جائے گا۔ کہ شمع ہدایت پر اس طرح جل کر دکھانا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فی الحقیقت حضرت مولوی صاحب کی مفارقت کا سخت صدمہ پہنچا تھا جو کہ اپنے ہم نشینوں کے ساتھ محبت کی دلیل ہے۔ یہی محبت قلبی تھی جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں چار لاکھ سے زائد افراد کو جامہ فدائیت پہنا دیا تھا۔ میں حضور کی اس قلبی کیفیت کا گواہ ہوں۔ میں ایک روز اوائل عمر میں حضور کی ایک کتاب مسجد میں اکیلا بیٹھا پڑھ رہا تھا جس کا اثر دل پر اس قدر ہوا کہ یہ عہد کرنے پر مجبور ہو گیا کہ میں اس ذات مقدس کو ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ خواہ ساری دنیا چھوڑ دے۔

حضرت مولوی صاحب کی وفات کے بعد حضور چند دن تک حسب دستور مسجد میں مجلس فرما ہوتے رہے۔ مگر حضور نے یہ فرماتے ہوئے کہ جب میں مسجد میں بیٹھتا ہوں اور مولوی صاحب نظر نہیں آتے تو دل گھٹنے لگتا ہے بیٹھنا بند کر دیا۔

ہم نے ایک نماز جمعہ بھی حضور کی معیت میں اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی اقتداء میں مسجد مبارک میں ادا کی تھی حضرت مولوی صاحب کا خطبہ پُرشوکت و جلال تھا۔ آپ کا جو بیان تھا اس وقت یاد ہے کہ خدا کے نبی بڑے شرمیلے ہوتے ہیں۔ جس طرح نویں دیا ہی دولہا "جیسے نئی بیاہی دلہن" اس وقت حضور علیہ السلام حضرت مولوی صاحب کے عین سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے چہرہ سے حیا نمایاں تھی۔ حضرت مولوی صاحب کا یہ بیان انتہائی محبت اور بے تکلفی کا ثبوت اور حضور علیہ السلام کی جبلت میں راسخ تھا ہم نے حضور علیہ السلام کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتے ہوئے کبھی نہ دیکھا

خاکسار عرض کرتا ہے کہ خاکسار کے نزدیک بھی جبلت حیا حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کے اندر ودیعت ہوگئی تھی جس کی وجہ سے تمام احبابِ جماعت غضِ بصر کے عامل ہو گئے تھے۔ اور یہی غضِ بصر کی عادت ان کے اندر جبلت حیا پیدا کرنے کا موجب بن گئی تھی یہی حیا لاکھوں میں احیائے ایمان کا موجب ہو گئی تھی جس طرح حضورؑ کے فرمودہ کے مطابق آج ہم وفاتِ مسیح میں حیاتِ اسلام کہتے ہیں۔ میں اُسی طرح غضِ بصر وجبلت حیا میں احیائے ایمان کہتا ہوں اور میں اپنے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ جس قدر عادت غضِ بصر اور حیا نصیب ہوئی اسی قدر نورِ قلب حاصل ہوا۔

آج کے احمدی احباب جو ہزاروں نوروں اور برکتوں کے حامل ہیں یہ اسی تخم حیا کا نتیجہ ہے جو ان کے بزرگوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں بویا گیا تھا۔ میں یقین کامل کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اعلیٰ درجہ کی جبلت حیا نہ ہوتی اور اگر غضِ بصر اور جبلت حیا والی جماعت اسوقت پیدا نہ ہوتی تو وہ ایمان جو بے حیائی کے عملوں کی وجہ سے آسمان پر چلا گیا تھا ہرگز زمین پر واپس نہ آتا۔ پس مبارک ہے وہ جماعت جس کے وجود سے عادت [illegible]ض بصر۔ نظام پردہ اور جبلت حیا قائم ہوئی اور یہ کہ دنیا جہاں کے لئے حقیقی اسلام کا نمونہ بنی اور احیائے ایمان کا موجب

دوسری بار زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء کے موقعہ پر قادیان جانے کی توفیق دی اِس موقعہ پر جہاں حضور کا کلام مقدس سننے کا موقعہ ملا وہاں کئی ایک نشانہائے رحمت بھی دیکھنا نصیب ہوئے۔

اوّل۔ سب سے پہلا نشانِ رحمت تو یہ تھا کہ ہم نے حضور کی دعا کو جو جلسہ پر آنے والے احباب کی خیر و عافیت کے لئے تھی اپنی ذات میں پورا ہوتے دیکھ لیا۔ واقعہ یہ ہے کہ اس مبارک جلسہ کیلئے ہم تین حقیقی بھائی محمد یوسف حضرت حافظ ملک محمد صاحب اور یہ خاکسار پٹیالہ سے روانہ ہوئے تھے ہم نے تصرف الٰہی سے بجائے ۲۴ر دسمبر کی شام کی گاڑی کے جس پر عام طور پر جلسے کے لئے سفر اختیار کیا جاتا تھا بارہ گھنٹہ پہلے صبح کی گاڑی سے سفر اختیار کر لیا تا کہ ہم اپنے امرتسر کے ایک واقف کے ہاں ایک رات بہ نیت تبلیغ گزاریں ہم نے رات امرتسر میں بسر کی جب اگلی صبح ۲۵ر دسمبر کو بٹالہ قادیان کو جانے کے لئے سٹیشن پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ آج رات دو ریلوں کی سخت ٹکر لڈھووال کے سٹیشن کے قریب ہوگئی جس سے اڑھائی تین سو جانیں ضائع ہوگئیں ان میں ایک گاڑی وہ بھی تھی جس پر ہم نے سفر کرنا تھا اگر ہم پٹیالہ سے شام کی گاڑی سے سفر اختیار کرتے جہاں اِس خبر سے بہت افسوس ہوا اور دل پر دہشت طاری ہو گئی وہاں دل میں شکر ایزدی بھی پیدا ہوا کہ تین غریبوں کی جانیں بچ گئیں۔

ہمیں جلسہ کے پہلے روز ۲۶۔ دسمبر کو حضورؑ کی صبح کی سیر میں معیت نصیب ہوئی اس روز حضورؑ نے قصبہ کے جانب شمال سیر کی تھی حضورؑ کے گرد ایک بڑی بھیڑ تھی اور حضورؑ نے بالارادہ ہندوؤں والے بازار سے گزرنا اختیار کیا تھا تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آج سے ۲۵ سال پہلے کی پیشگوئی کہ لوگ دور دراز سے کثرت سے آئیں گے اور تحفے تحائف لائیں گے نمایاں طور پر آج پوری ہو گئی ہے۔ حضورؑ تیز تیز چلے جا رہے تھے اور عشاق اِس کشمکش میں مبتلا تھے کہ حضور کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو کر چلا جائے نوبت بانیجا رسید کہ عشاق میں سے کسی ایک کے یا دو کے پاؤں کے بے اختیاطی سے پڑ جانے کی وجہ سے حضورؑ کی جوتی جو دیسی ساخت کی تھی دو بار پاؤں سے اُتر گئی۔

میں نے دیکھا کہ نہ تو حضورؑ کے چہرے پر خفگی کے آثار تھے اور نہ حضورؑ نے زبان سے کوئی لفظ شکوہ نکالا بلکہ حضورؑ نے پیچھے کی طرف بھی نہ دیکھا تاکہ کوئی شرمندہ نہ ہو جائے اسی موقعہ پر حضرت مفتی صاحبؓ پکار اُٹھے تھے لوگ بھی کیا کریں اس قدر مدت کے بعد تو خدا کا نبی آیا ہے۔

الغرض منتظمین نے حضورؑ کو ایک درخت کے نیچے جو لسوڑھے کا درخت تھا ٹھہرا کر اور حلقہ حفاظت بنا کر عشاق کا مصافحہ کروا دیا۔ اس مصافحہ کے موقعہ کا ایک واقعہ تا حال میری آنکھوں کے سامنے ہے وہ یہ کہ ایک بوڑھا زمیندار جب اپنی باری پر حضورؑ کے سامنے پہنچا تو بجائے اس کے کہ اپنے ہاتھوں کو مصافحہ کے لئے بڑھاتا اس نے اپنے تہبند کے ایک سرے کی گانٹھ کھولنے لگ گیا اور اس میں بہت دیر لگا دی اس قدر کہ منتظر احباب کا صبر کا پیالہ چھلکنے لگ گیا۔ مگر حضور ہیں کہ اطمینان سے کھڑے ہوئے ہیں جیسے چھوٹا بھائی بڑے بھائی کے سامنے کھڑا ہوتا ہے آخر ہمارا بوڑھا گانٹھ کھول کر روپیہ نکال کر نذرانہ پیش کر کے مصافحہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ہزاروں رحمتیں ہوں اس بزرگ پر کہ جس کے طفیل عشاق کے عشق اور پھر صبر اور حضور کے خلق عظیم کا نمونہ دیکھنا نصیب ہوا۔ اس مصافحہ کے بعد حضورؑ جانب شمال آدھ میل تک سیر کے لئے تشریف لے گئے جہاں پر احباب نے صاف کھلی جگہ پر دھوپ میں کمبل اور کھیس بچھا کر ایک فرش بنا دیا جس پر حضورؑ تشریف فرما ہوئے۔ غالباً یہ وہی خوش بخت جگہ تھی جہاں پر چند ہی سال بعد ہائی سکول کی عظیم الشان عمارت بن گئی۔ اس موقعہ پر حضورؑ کی مدح میں حضرت مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کی فارسی کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھنا یاد ہے۔

دوسرا نشانِ رحمت

دوسرا نشانِ رحمت یہ دیکھا کہ جلسہ کے دوسرے دن ۲۷ر دسمبر کو جملہ احباب نمازِ جمعہ کے لئے مسجدِ اقصےٰ میں جمع تھے اور میں بھی پچھلی صف میں زینہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ حضورؑ کو قریب سے دیکھ لوں لیکن اس کی بظاہر کوئی امید نہ تھی مگر تھوڑی دیر میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں داخل ہوتے ہی عین میرے قریب اگلی صف میں بیٹھ گئے میرا دل شکر ایزدی سے بھر گیا کہ اس قدر جلد میری دلی خواہش پوری فرما دی۔

حضورؑ کا اس جگہ پر آن بیٹھنا بظاہر آگے محراب تک راستہ کے نہ ہونے کے باعث تھا کہ احباب سنتیں پڑھ رہے تھے لیکن میرا ایمان ہے کہ خدا تعالےٰ میری خاطر حضورؑ کو اس جگہ لے آیا تھا کیونکہ میں وہی تھا کہ جس کی گریہ و بکار کو سنکر خدا تعالےٰ حضورؑ کو دکھانے کے لئے پٹیالہ لے آیا تھا اور وہی تھا جس کی بھوک نے اگلے روز عرش کو ہلانا تھا۔

بعد نمازِ جمعہ و عصر حضورؑ نے تقریر فرمائی جس کا ابتدائی حصہ یہ تھا۔ د

دیکھو اول اللہ جل شانہٗ کا شکر ہے کہ آپ صاحبوں کے دلوں کو اس نے ہدایت دی اور باوجود اس بات کے کہ ہزاروں مولوی ہندوستان اور پنجاب کے تکذیب میں لگے رہے اور ہمیں دجال اور کافر کہتے رہے آپ کو ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کا موقعہ دیا یہ بھی اللہ جل شانہٗ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سر توڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔

میرے خیال میں اس وقت ہماری جماعت چار لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بڑا معجزہ ہے کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے۔

جانتے ہو کہ اس میں کیا حکمت ہے حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ جس کو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے اور اس کے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے اور اس کے مخالف اور مکذب آخر کار بڑی حسرت سے مرتے ہیں۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری مخالفت کرنے والے اور ہمارے سلسلہ کو روکنے والے بیسیوں مر چکے ہیں۔

خدا کے ارادہ کو جو درحقیقت اس کی طرف سے ہے کوئی بھی روک نہیں سکتا۔ اور خواہ کوئی کتنی ہی کوششیں کرے اور ہزاروں منصوبے سوچے۔ مگر جس سلسلہ کو خدا شروع کرتا ہے اور جس کو وہ بڑھانا چاہتا ہے اُس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر ان کی کوششوں سے یہ سلسلہ رک جائے تو ماننا پڑے گا کہ روکنے والا خدا پر غالب آگیا۔ حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔

پھر ایک یہ معجزہ ہے کہ اُن لوگوں کی بابت جو ہزاروں لاکھوں ہمارے پاس آتے رہتے ہیں اللہ جلشانہٗ نے براہین احمدیہ میں پہلے ہی سے خبر دے رکھی تھی اور یہ وہ کتاب ہے جو عرب، فارس۔ انگلستان اور دیگر ممالک میں پچیس برس کا عرصہ گذرا شائع ہو چکی ہے اس میں بہت سے اُسی زمانہ کے الہام بھی درج ہیں۔ اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے جس سے کوئی یہودی، عیسائی مسلمان۔ برہمو آریہ انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس کتاب کا ہمارے اشد العداوۃ یعنی مولوی محمد حسین صاحب نے کسی زمانہ میں ریویو بھی لکھا تھا اور اسی کتاب براہین احمدیہ میں آنیوالی مخلوق کی صاف طور پر پیشگوئی درج ہے اور یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں۔ بلکہ عظیم الشان پیشگوئی ہے اور وہ یہ ہے یہ

یاتیک من کل فج عمیق۔
یاتون من کل فج عمیق۔
ینصرک اللہ من عندہ
یرفع اللہ ذکرک ویتم
نعمتہ علیک فی الدنیا
والآخرۃ۔ ص۲۴۱۔ اذا جاء
نصر اللہ والفتح و
انتہی امر الزمان الینا
الیس ھذا بالحق۔ ص۲۴۰
ماکان اللہ لیترکک
حتیٰ یمیز الخبیث من
الطیب۔ ص۹۰
فحان ان تعان وتعرف
بین الناس۔ ص۴۸۹۔
انی ناصرک۔ انی
حافظک انی جاعلک
للناس اماماً۔ ص۵۰۰

یہ اِس کی عبارت اور اس کا مطلب ہے کہ اگرچہ اس وقت تو اکیلا ہے۔ مگر وہ زمانہ تجھ پر آنے والا ہے کہ تو تنہا نہیں رہے گا۔ فوج در فوج لوگ دور دراز ملکوں سے تیرے پاس آئیں گے۔

میں ایک دو باتیں اپنے بزرگ اپنے مربی حضرت شیخ محمد کرم الٰہی صاحب پٹیالوی کی بیان کر دینا تحفہ عظیمہ جانتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے :-
حضرت مسیح موعودؑ ۱۸۹۱ء بار دوم لدھانہ تشریف لے گئے تھے - اس موقعہ پر حضرت شیخ صاحب کے انبالہ کے ایک بزرگ دوست انہیں لدھانہ ساتھ لے گئے ، اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا - کہ یہ نوجوان بہت سمجھدار ہے اور حضور کا معتقد بھی ہے لیکن بیعت کرنے سے رکتا ہے جس پر حضورؑ نے فرمایا
"کیوں میاں بیعت کیوں نہیں کرتے"
تو شیخ صاحب نے عرض کیا - کہ اول تو میں اس لئے بیعت نہیں کرتا کہ میں نے ایک دوسری جگہ بیعت کی ہوئی ہے - دوم اس لئے رُکتا ہوں کہ شاید حضورؑ کے ارشادات کی تعمیل نہ کر سکوں - جس پر حضورؑ نے فرمایا - "دوسری جگہ بیعت کی ہے تو کچھ پرواہ نہیں ، میری بیعت کر لو دیکھو جب ایک طالب علم سکول میں جاتا ہے تو کبھی ایک اُستاد سے پڑھتا ہے - کبھی دوسرے سے اور کبھی تیسرے سے اور یہ بات کہ ہماری تعلیم پر شاید عمل نہ ہو سکے گا ، تو جب بیعت کر کے عمل کرنے کی نیت کرو گے تو خدا تعالیٰ توفیق دے دے گا ہمارا کام تو بدیوں سے بچنے کی تلقین کرنا اور نیکوکاری کی ہدایت دینا ہے - ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ بیعت کر لو اور جو چاہو کرو اس پر شیخ صاحب بیعت کے لئے تیار ہو گئے ہمیں بتلایا کہ حضور مجھے اکیلے کو حجرے میں لے گئے اور دروازہ بند کر کے کنڈی خود لگا دی - اور مجھ سے بیعت لے لی -

دوسری بات ہم سے یہ بیان کی - کہ "ایک بار ابتدائی زمانہ میں میں قادیان حاضر خدمت ہوا تھا اُس وقت حضور کو میری نسبت جب یہ معلوم ہوا کہ میں سرسید احمد مرحوم کے لٹریچر کا مطالعہ کرتا رہا ہوں - تو حضور نے مجھ سے سوال کیا "کیوں میاں سرسید احمد کے لٹریچر میں اور ہمارے لٹریچر میں کیا فرق ہے" تو میں نے عرض کیا کہ سرسید احمد کے لٹریچر کی مثال تو خشک روٹی کے لقمہ کی ہے جو گلے سے بمشکل اُترتا ہے - مگر حضورؑ کا لٹریچر تو نہایت لذیذ کھانے کی طرح ہے جو گلے سے باسانی اترتا ہے - یہ جواب سنکر حضور بہت خوش ہوئے -

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ و علیٰ آلِ محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آلِ ابراھیم انک حمیدٌ مجید -

یہ مبارک ایام اور سبقت فی الخیرات

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید)

جملہ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اپنا سالِ رواں کا چندہ وقفِ جدید رمضان المبارک کے اختتام سے پہلے پہلے ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں - سبقت فی الخیرات یعنی نیکیوں میں آگے بڑھنا اور پہل کرنا جب بھی نصیب ہو ایک بہت بڑی سعادت ہے اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل کو جذب کرنے کا موجب ہے مگر رمضان کے مبارک ایام میں تو اس کا درجہ اور بھی بڑھ جاتا ہے کیونکہ یہ وہ دن ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کا عرشِ قبولیت خود اپنے بندوں کی طرف غیر معمولی شفقت اور رحم کے ساتھ جھکا ہوا ہوتا ہے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق صحابہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ اس مبارک مہینہ میں اس کثرت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ فرماتے تھے گویا ایک موسلا دھار بارش ہو رہی ہے - پس جہاں انفرادی صدقہ و خیرات میں آپ غیر معمولی انفاق کر رہے ہوں گے وہاں اشاعتِ دین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی دل کھول کر خرچ کریں -

اس نیکی کو مزید مقبول بنانے کے لئے دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں -

دفتر وقف جدید کی طرف سے بھی ایسے جملہ مخلصین کے لئے جو اپنا چندہ اختتام رمضان سے پہلے پہلے ادا فرمائیں گے خاص دعا کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی جائے گی - اسی طرح ان کے لئے معتکفین کی خدمت میں نیز درس قرآن کے اختتام پر ہونے والی دعا کے موقعہ پر خاص دعا کی درخواست کی جائے گی - فجزاھم اللہ احسن الجزاء -

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

نقد و تبصرہ

انوارِ ہدایت

مُرتّبہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل

یہ کتاب تمام و کمال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان بصیرت افروز تحریروں پر مشتمل ہے - جن میں حضورؑ نے اپنے دعاوی اور ان کے دلائل کے علاوہ دس شرائط بیعت کی تشریح و تفصیل بیان فرمائی ہے - جیسا کہ فاضل مؤلف نے بتایا ہے ان تحریروں کو ایک خاص ترتیب سے یکجائی صورت میں جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ :-

(۱) جماعت احمدیہ میں نئے داخل ہونے والے احباب اپنی روحانی ترقی اور اصلاح اور خدمت دین کی ذمہ داریوں سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں -

(۲) پیدائشی احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ، دلائل اور آپ کی تعلیم سے واقف ہو جائیں اور ان میں حضورؑ کی کتب کو براہ راست پڑھنے کا شوق پیدا ہو -

(۳) اصلاح و ارشاد اور تعلیم و تربیت کا فریضہ ادا کرنے کی غرض سے بھی اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے -

ان ہر سہ مقاصد کی اہمیت ظاہر و باہر ہے اور بلاشبہ اس کتاب سے یہ تینوں مقصد حاصل ہوتے ہیں - جیسا کہ اس کتاب کے پیشِ لفظ میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے بھی تحریر فرمایا ہے - احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اسے کثرت سے خریدیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں - یہ کتاب گیارہ بابوں پر اور ۲۱۲ صفحات پر مشتمل ہے - کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہے - قیمت فی نسخہ تین روپے ہے - ربوہ کے کتب فروشوں کے علاوہ براہ راست مصنف سے بھی منگوائی جا سکتی ہے - جن کا پتہ یہ ہے -

(مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل - رحمانیہ منزل بلاک جی - ڈیرہ غازیخاں)

ماہنامہ "انصار اللہ" کا جنوری ۱۹۶۵ء کا شمارہ

ماہنامہ "انصار اللہ" کا جنوری ۱۹۶۵ء کا شمارہ ۲۰ر جنوری کو جملہ خریدار صاحبان کی خدمت میں بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے - یہ شمارہ ایک خاص شمارہ ہے اور رمضان المبارک کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات سے متعلق نہایت قیمتی مضامین پر مشتمل ہے - رمضان کی عظمت و اہمیت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کو ایک خاص ترتیب سے پیش کرنے کے علاوہ "متقی بننے کا مجرب نسخہ" کے زیر عنوان رمضان سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک پُر معارف خطبہ بھی ہدیۂ قارئین کیا گیا ہے - دیگر تربیتی موضوعات پر مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ ، مکرم جناب میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ - مکرم جناب مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان - مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد کے رشحاتِ قلم اس کی زینت ہیں - ادارہ کی طرف سے "اقوام مشرق و مغرب کے نمائندوں کی تشریف آوری" کے زیر عنوان "جلسۂ سالانہ کے تعلق میں ایک خدائی وعدے اور اس کے مہتم بالشان ظہور پر روشنی ڈالی گئی ہے - بچوں کے صفحات اس پر مستزاد ہیں -

سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے - سال بہ سال یہ معمولی رقم ادا کر کے احباب اس بلند پایہ علمی اور تربیتی مجلہ سے مستقل طور پر ماہ بماہ مستفیض ہو سکتے ہیں -

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احباب توجہ فرمائیں

بچوں کے دینی نصاب "کامیابی کی راہیں" کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری شروع ہے - ان کتابوں کو بچوں کے لئے زیادہ مفید بنانے کے لئے سلسلہ میں جو احباب اپنے مشوروں سے نوازیں گے وہ شکریہ کے مستحق ہوں گے -

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

عید فنڈ

یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس تھی۔ لیکن اب چونکہ روپیہ کی قیمت بہت گر گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا درست نہیں۔ لہٰذا ہر کمانے والے کو اپنی توفیق کے مطابق اس چندہ میں حصہ لینا چاہیئے۔ بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ ہر شخص عید کی خوشی میں جو رقم خرچ کر سکتا ہو۔ اس کا کم از کم نصف حصہ عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کو ادا کر دے۔ کیونکہ ہماری حقیقی عید صرف اور صرف اسلام کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے اور اسلام اس وقت بہت ہی کمزور حالت میں ہے۔ اور ہم میں سے ہر شخص نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

اگر مقامی جماعتوں کے عہدہ دار مناسب رنگ میں اس فنڈ کی تحریک کریں (اور مجھے امید ہے کہ تمام عہدہ دار شوق اور توجہ سے اپنا یہ فرض ادا کریں گے) تو ہر عید کے موقع پر ایک معقول رقم جمع ہو سکتی ہے۔ یہ خیال رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اور اس میں سے کوئی رقم مقامی ضروریات پر خرچ نہ کی جائے۔

(ناظر بیت المال)

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

انجمن کے موجودہ مالی سال میں سے آٹھ مہینے گذر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال کی اس وقت تک کی چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی گذشتہ سال کے اسی عرصہ کی وصولی سے قدرے زیادہ ہے۔ لیکن یہ وصولی ہماری توقعات اور ضروریات اور جماعت کی مجموعی استطاعت سے بہت کم ہے۔ بے شک بہت سی جماعتوں کی وصولی کافی خوشکن ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کی وصولی نہایت ہی کم ہے اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی تو عموماً غیر تسلی بخش ہے۔ لہٰذا اب جبکہ سال ختم ہونے میں صرف چند مہینے باقی ہیں۔ میں تمام مقامی جماعتوں کے کارکنوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان چندوں کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو اور تیز کریں۔ اور جن جماعتوں کی وصولی معیار سے کم ہے۔ انہیں فوری طور پر اس اہم خدمت کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ وصول ہو جائے۔ یاد رکھئے کہ اس میں آپ کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ ان کنتم تعلمون ○ (اگر آپ سمجھ سکیں) اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ عنکبوت کے پہلے رکوع میں فرماتے ہیں:۔

ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہٖ ان اللہ لغنی عن العٰلمین ○ والذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لنکفرنّ عنھم سیاٰتھم ولنجزینّھم احسن الذی کانوا یعملون ○

ترجمہ:۔ اور جو شخص خدا کی راہ میں اسی کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر اس کے دین کی اشاعت اور استحکام کیلئے کوشش کرتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنی جان ہی کیلئے کرتا ہے (یعنی ایسی کوشش کا فائدہ خود اسی کو پہنچتا ہے۔ کیونکہ) اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔ (اور انکی عبادت کا محتاج نہیں) اور جو لوگ ایمان لائے اور ایمان کے مطابق انہوں نے عمل کئے۔ ہم انکی بدیوں کو ان سے دور کر دیں گے۔ اور جو کام وہ کرتے تھے اس کے مطابق جو بہترین جزا ان کو مل سکتی ہوگی۔ وہ ہم ان کو دیں گے۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے بہترین انعاموں کا وارث بنائے۔ آمین

(ناظر بیت المال)

وعدہ جات چندہ وقفِ جدید سال ہشتم

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام سال ہشتم کے بعد یہ دوسری فہرست ہے جو شائع کرائی جا رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان تمام بھائی بہنوں کے لئے دعا فرماویں۔ جنہوں نے اپنے وعدے ارسال فرما دیئے ہیں۔ اور بقیہ جماعتیں بھی اپنے وعدے جلد ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

	روپے
۱۔ جماعت کراچی۔ قسط اوّل	۱۰۵۹۹-۹۵
۲۔ مکرم محمد یٰسین صاحب لکھنوی کراچی	۱۰۰-۰۰ ”
۳۔ ” مہر محمد حیات صاحب ڈاور ضلع جھنگ	۱۲۳۵-۰۰ ”
۴۔ ” عبدالرحمٰن صاحب بنگالی۔ امریکہ (نقد)	۱۰۱-۸۲ ”
۵۔ ” پیر معین الدین صاحب۔ ربوہ (نقد)	۱۱۵-۰۰ ”
۶۔ ” میاں محمد شریف صاحب ۸ع گریٹیار ڈ ربوہ (نقد)	۶۵-۰۰ ”
۷۔ جماعت ۱۷ رجنوبی۔ سرگودھا	۷۷-۰۰ ”
۸۔ ” ۴۸ ” ”	۲۱۹-۵۰ ”
۹۔ ” جہلم قسط اوّل	۳۹۴-۶۸ ”
۱۰۔ ” گجرات ”	۵۵۱-۱۳ ”
۱۱۔ ” پیراں غائب ملتان	۱۴۲-۷۵ ”
۱۲۔ ” گھگھڑ	۱۲۵-۰۰ ”
۱۳۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اسٹیشن ماسٹر جانی والا	۲۵-۰۰ ”
۱۴۔ ” غلام علی صاحب ”	۶-۰۰ ”
۱۵۔ ” نعیم الرحمٰن صاحب ضلع سکھر (نقد)	۶-۵۰ ”
۱۶۔ حلقہ سلطانپورہ۔ لاہور	۲۱۳-۱۲ ”
۱۷۔ مکرم محمد اسلم صاحب شاد۔ انسپکٹر بیت المال	۱۰۰-۰۰ ”
۱۸۔ ” ملک عبدالحلیم صاحب منگلپورہ۔ لاہور	۱۰۰-۰۰ ”
۱۹۔ ” میاں غلام احمد صاحب دارالبرکات (نقد)	۶-۰۰ ”
۲۰۔ ” سلطان محمود صاحب م رحیم یار خاں (نقد)	۱۵ ”
۲۱۔ جماعت چک ۹۱۸ محمود آباد۔ خانیوال	۲۰۶-۱۶ ”
۲۲۔ ” میرک ضلع منٹگمری	۱۰۲-۸۷ ”
۲۳۔ ” دارالذکر گڑھی شاہو لاہور قسط دوم	۱۸-۰۰ ”
۲۴۔ ” حلقہ دہلی دروازہ لاہور	۵۶۲-۱۲ ”
۲۵۔ ” بہاولنگر	۲۳۲-۰۰ ”
۲۶۔ ” دوالمیال۔ جہلم	۱۵۵-۶۲ ”
۲۷۔ فضل عمر ہوسٹل ربوہ (نقد)	۵۲۰-۲۵ ”
۲۸۔ مکرم میاں محمود بوٹا صاحب موذن ربوہ (نقد)	۲۵-۶ روپے
۲۹۔ مکرمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ (نقد)	۱۰-۰۰ ”
۳۰۔ جماعت ڈاہرانوالہ۔ گوجرانوالہ	۲۴-۰۶ ”
۳۱۔ مکرم راجہ غلام دین صاحب۔ باب الابواب	۱۱-۰۰ ”
۳۲۔ ” مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب ربوہ	۱۲-۵۰ ”
۳۳۔ جماعت چک ۲۲۵ منٹگمری	۵۸-۷۵ ”
۳۴۔ مکرم عبدالمجید صاحب گرداور احمدپور سیال	۲۵-۰۰ ”
۳۵۔ ” نسیم احمد صاحب طالبعلم خیرپور	۱۰-۰۰ ”
۳۶۔ ” حافظ عبدالکریم صاحب خوشاب	۴۵-۰۰ ”
۳۷۔ ” لفٹنٹ نذر حسین صاحب منٹگمری	۶-۰۰ ”
۳۸۔ ” چوہدری شیر محمد صاحب دارالنصر	۱۰-۰۰ ”
۳۹۔ ” ” محمد اعظم صاحب بی۔ ایس۔ سی ٹیچر ہائی سکول۔ ربوہ (نقد)	۵۹-۵۰ ”
۴۰۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ قسط اوّل	۱۵۵۹-۴۴ ”
۴۱۔ مکرم طاہر احمد صاحب ہاشمی کراچی	۱۴۰-۰۰ ”
۴۲۔ جماعت مظفرگڑھ۔	۲۴۴-۶۰ ”
۴۳۔ ” شیخوپورہ	۱۰۴۲-۶۲ ”
۴۴۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ٹیگور گارڈن لاہور	۲۴-۰۰ ”
۴۵۔ مکرم پروفیسر محمد یحییٰ صاحب کوئٹہ (نقد)	۱۳-۰۰ ”
۴۶۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور	۱۶۹-۷۵ ”
۴۷۔ مکرم لال خاں صاحب چک ۱۴۳ سرگودھا	۷-۰۰ ”
۴۸۔ ” چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۲۷-۰۰ ”
۴۹۔ ” ” نذیر احمد صاحب معہ اہل و عیال۔ کراچی	۳۰-۰۰ ”

درخواستہائے دعا

- خاکسار بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ (محمد علی فیضی سرجیکل وارڈ۔ لاہور)
- مکرم عزیز احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ جو عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ آج کل انہیں پیشاب کی تکلیف شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

(خاکسار۔ اللہ بخش صدر محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

- عبدالقدیر صاحب پسر مکرم عبدالرحیم صاحب کشمیری۔ عرصہ سے درد گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

(محمد لطیف بٹ دفتر پراویڈنٹ فنڈ۔ ربوہ ساکن احمدنگر)

- میری اہلیہ طویل عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔

(خاکسار۔ محمد اسمٰعیل ٹیچر ہائی سکول۔ ربوہ)

- ملک بشیر احمد صاحب پروپرائیٹر پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسی۔ لائلپور کو ایک پیچیدہ کیس درپیش ہے۔

(محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی انچارج۔ لائلپور)

احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ ڈھاکہ ۲۱ جنوری۔ قومی اسمبلی نے ویدوں، یونانی اطبا، اور ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کی رجسٹریشن اور علاج کے طریقوں کو باقاعدہ بنانے کا بل منظور کر لیا۔ اس بل کو وزیر صحت الحاج عبداللہ ظہیر الدین لال میاں نے پیش کیا۔ ایوان کے تمام طبقوں نے اس بل کا خیر مقدم کیا اور سرکاری پارٹی کو اسے منظور کرانے میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

بل کی ۲۷ دفعات ہیں۔ ان کا مقصد آیورویدک، طب یونانی اور ہومیو پیتھک طریقہ علاج کو باقاعدہ بنانا اور عطائیت کا خاتمہ کرنا ہے۔ یعنی ایسے تمام حکیموں ویدوں اور ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کو اس پیشہ سے نکالنا ہے جو غیر مستند ہیں۔

★ لندن ۲۱ جنوری۔ تازہ ترین بلیٹن کے مطابق مسٹر چرچل نے رات انتہائی سکون سے بسر کی ہے اور ان کی بے چینی بھی دور ہو گئی ہے کل رات جو بلیٹن جاری کیا گیا تھا اس میں بتایا گیا تھا کہ سر ونسٹن دن بھر سوتے رہے اور ان کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے آج صبح ان کی صحت کے متعلق جو بلیٹن جاری کیا گیا وہ گیارہواں بلیٹن تھا ان پر جمعہ کو جاری کا اندیشہ ہو گیا تھا۔ جس سے ان کے دماغ کی شریان پھٹ گئی تھی۔

لندن ۲۱ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن سے ۱۵ منٹ تک بات چیت کی۔ ان کے ہمراہ برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر آغا ہلالی بھی تھے بعد میں وزیر خارجہ نیویارک روانہ ہو گئے، جہاں وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شریک ہوں گے۔

اس سے قبل مسٹر بھٹو برطانیہ کے وزیر دفاع وزیر امور دولت مشترکہ و نائب وزرائے خارجہ سے تفصیلی بات چیت کر چکے ہیں۔

★ رنگون ۲۲ جنوری۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو کل جکارتہ سے رنگون پہنچے جہاں وہ حکومت برما کے ساتھ بات چیت کریں گے۔

برما میں تین روز قیام کے بعد وہ پیکنگ روانہ ہو جائیں گے جہاں وہ چینی رہنماؤں سے انڈونیشیا کے لئے فوجی امداد کے حاصل کرنے کے متعلق بات چیت کریں گے

رنگون روانہ ہونے سے قبل جکارتہ میں ڈاکٹر سوباندریو نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ انڈونیشیا کسی ملک کے ساتھ کوئی فوجی معاہدہ نہیں کرنا چاہتا البتہ ہم اس بات کا جائزہ ضرور لے رہے ہیں کہ انڈونیشیا پر حملے کی صورت میں چین اس کی کس قدر امداد کر سکتا۔

★ جکارتہ ۲۱ جنوری۔ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائکے اور صدر ٹیٹو نے صدر سوکارنو سے اپیل کی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے بارے میں اپنا فیصلہ تبدیل کر دیں۔ کیونکہ انڈونیشیا کی بین الاقوامی ادارہ سے علیحدگی سامراجیوں کے خلاف افریشیائی عوام کی مہم پر اثر انداز ہوگی۔

★ کراچی ۲۱ جنوری۔ برما کی انقلابی کونسل کے صدر جنرل نی ون ۱۲ فروری سے پاکستان کا سات روزہ دورہ کریں گے۔

★ کابل ۲۱ جنوری۔ روس نے افغانستان کو ایک کروڑ دس لاکھ سٹرلنگ پونڈ قرض دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ قرض دس سال میں واجب الادا ہوگا۔

★ نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ کشمیری رہنما شیخ عبداللہ کو حج پر جانے کے لئے ابھی تک پاسپورٹ نہیں ملا ہے۔ شیخ عبداللہ ۲۸ جنوری کو سری نگر سے بمبئی روانہ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جہاں سے وہ مکہ معظمہ جائیں گے۔ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ حکومت بھارت شیخ عبداللہ کو مشرق وسطیٰ اور یورپی ملکوں کے دورہ کی اجازت دے گی۔ شیخ عبداللہ نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ انہیں حج کے بعد ان ملکوں کے دورہ کی اجازت دی جائے۔

★ نیویارک ۲۱ جنوری۔ اقوام متحدہ میں برطانیہ کے نمائندے لارڈ کیرڈن نے روس سے درخواست کی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے مالی بحران کو ختم کرنے میں مدد دے اور رضاکارانہ فنڈ میں فراخدلی سے چندہ دے۔ انہوں نے جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بعض ارکان کی جانب سے چندے کی عدم ادائیگی کے باعث اقوام متحدہ کی کارکردگی پر اثر پڑ رہا ہے

★ نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ مقبوضہ کشمیر پر بھارتی آئین کی مزید دفعات کے اطلاق کے بعد تمام ریاست میں جس شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے اس کے بارے میں صحیح حالات کڑی سنسر شپ کے باعث منظر عام پر نہیں آ رہے ہیں، لیکن یہاں کی دہلی میں ریاست کے وزراء کی سرگرمیوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ حالات جو سیاسی بے چینی کے باعث تشویشناک تھے۔ غذائی قلت کے باعث حالات قابو سے باہر ہو چکے ہیں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کیلئے مقبوضہ کشمیر کی حکومت بھارت سے امداد طلب کر رہی ہے

★ نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ بھارت کے مسلمانوں پر ہندوؤں نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے اور ان کی جان و مال اور عزت و آبرو تک محفوظ نہیں ہے۔ لیکن مرکزی وزیر تعلیم مسٹر کریم چھاگلہ کا کہنا ہے کہ ہمیں ہم مذہبوں کے لئے بھارت میں کوئی مسئلہ نہیں۔ انہوں عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمانوں میں خوف و بے چینی کے احساسات کا کوئی جواز نہیں ہے

انہوں نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کی بھی مخالفت کی کہ مسلمان چونکہ بھارت کی سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ اس لئے ان کے حقوق کا تحفظ ہونا چاہیئے۔ مسٹر چھاگلہ نے کہا کہ اقلیتوں کے لئے مخصوص مراعات کی بات کرنا آئین کے منافی ہے۔

★ اقوام متحدہ ۲۱ جنوری۔ ایران نے کل قبرص میں اقوام متحدہ کی امن فوج کے اخراجات کے سلسلہ میں ۶ ہزار ڈالر ادا کر دیئے ہیں۔ اقوام متحدہ میں ایران کے مندوب مسٹر مہدی وکیل نے کل سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کو اپنی حکومت کا چیک پیش کیا۔

امن فوج گزشتہ سال قبرص بھیجی گئی تھی اور اس کے تمام اخراجات رکن ممالک برداشت کرتے رہے ہیں۔

★ اقوام متحدہ ۲۱ جنوری۔ پاکستان کے غفران اے فاروقی کو سیر الیون میں اقوام متحدہ کے خصوصی فنڈ کے پروگراموں کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔

★ ڈھاکہ ۲۱ جنوری۔ حکومت مشرقی پاکستان میں کھلنا کے مقام پر ایک ... یونیورسٹی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

یہ بات کل یہاں پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر اے ٹی ایم مصطفیٰ نے قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتائی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مشرقی پاکستان میں خواندگی کا تناسب بڑھانے اور اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے لئے متعدد منصوبوں پر غور کر رہی ہے جس میں سے ایک منصوبہ کھلنا میں یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ ہے۔

★ کراچی ۲۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے پہلی مرتبہ عراق۔ کویت اور نیپال کے پوسٹل اسٹامپ چھاپے ہیں یہ اسٹامپ پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن نے ان حکومتوں کی درخواست پر طبع کئے ہیں۔ خیال ہے کہ لنکا بھی اپنے پوسٹل ٹکٹ پاکستان سے طبع کرائے گا۔

★ نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ برطانیہ کی ترقیات کی وزیر مسز باربرا کیسل نے کہا ہے کہ برطانیہ بھارت کو اس کے چوتھے پنجسالہ منصوبے کے دوران زیادہ سے زیادہ امداد دے گا۔ وہ اپنے دورہ کے اختتام پر بھارتی صدر مقام میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہی تھیں انہوں نے کہا میں نے اپنے اس دورہ میں بھارت کے لیڈروں سے ملاقاتیں کی ہیں اور اس ملک کی ضروریات معلوم کی ہیں۔

★ واشنگٹن ۲۱ جنوری۔ امریکی ایڈورڈ ... نے یقین ظاہر کیا ہے امریکہ میں آئندہ سال اسلحہ کی تیاری کا جو منصوبہ بنایا گیا ہے اس سے قیام امن کے امکانات بہت روشن ہو جائیں گے۔ وہ صدر جانسن کے پیغام پر تبصرہ کر رہے تھے جو انہوں نے امریکی کانگریس کو امریکہ کا دفاعی بجٹ پیش کرنے کے سلسلہ میں بھیجا ہے۔

جن لوگوں کو اسلام کی خدمت کا احساس ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیاں سادہ بنائیں

ایسی سادہ کہ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ اسلام بجالانے کا موقع مل سکے

آج سے تیس سال پہلے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے تحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کے احیاء کی خاطر جماعت احمدیہ کی مساعی میں مزید پختگی اور استقلال پیدا کرنے کے لئے ایک تحریک فرمائی جو "تحریک جدید" کے نام سے معروف ہے یہ عظیم الشان تحریک جماعت سے چند مطالبات کے ساتھ شروع کی گئی۔ جن میں اہم ترین مطالبہ "سادہ زندگی" کا تھا۔ نیز ایک مطالبہ جو گو سادہ زندگی کی ہی ایک علامت ہے یعنی "ہاتھ سے کام کرنا" الگ طور پر بھی شامل فہرست رکھا۔

آج ان امور کی ضرورت کا احساس ہر سمجھدار محب وطن کر رہا ہے جن کی اہمیت کو آج سے تیس سال پہلے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھانپ لیا اور تحریک جدید کے ابتدائی مطالبات میں انہیں شامل فرمایا۔ اس لئے احباب جماعت پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ زندگی کو سادہ بنائیں۔ فضول اخراجات سے اجتناب کریں۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا کریں۔ اور یہ امر کبھی فراموش نہ ہونے دیں کہ ہمیں تحریک جدید کے چندوں کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ اصل مغز یعنی سادہ زندگی کو بھی کما حقہٗ اپنانا ہے۔ اگر ہم اس میں پوری طرح کامیاب ہو چکے ہیں تو مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اور اگر بدقسمتی سے تاحال کما حقہٗ اس طرف توجہ نہیں کر سکے تو آج ہی ہمیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم سادہ زندگی کے مطالبہ پر دل و جان سے عمل پیرا رہیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سادہ زندگی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک گو خشک نہیں لیکن بعض حالات میں قرآن کریم کا حکم ہے کہ وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت ملے تو انسان کے بدن پر بھی اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیئے مگر آج اسلام پر قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے اسلام کی خدمت کا احساس ہے وہ اپنی زندگیاں سادہ بنائیں۔ ایسی سادہ کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام بجالانے کا موقعہ مل سکے اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔" (خطبہ جمعہ ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں سادہ بنانے اور اسلام کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

عہدیداران انصار اللہ کا انتخاب

قواعد کے مطابق ہر تین سال کے بعد انصار اللہ کے عہدیداران یعنی زعماء اور زعماء اعلیٰ کا نیا انتخاب ہوتا ہے دسمبر ۱۹۶۴ء میں یہ معیاد ختم ہو چکی ہے انتخاب کے لئے امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں پہلے بھی درخواست کی جا چکی ہے اب پھر بطور یاددہانی تحریر ہے کہ جن جن مجالس انصار اللہ میں ابھی تک زعیم / زعیم اعلیٰ انصار اللہ کا انتخاب نہیں ہوا وہاں کے امراء و صدر صاحبان ازراہ کرم فوری طور پر انتخاب کروا کر نام صدر محترم کی خدمت میں سفارش کے ساتھ بغرض منظوری بھجوا دیں امید ہے امراء / صدر صاحبان فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے جزاھم اللہ احسن الجزاء

نوٹ خط و کتابت کے لئے زعیم کا ایڈریس ضرور بھجوایا جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ)

گمشدہ کمبل

۲۹ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ سے سیالکوٹ جانے والی سپیشل ٹرین پر ایک کمبل ملا ہے جس دوست کا ہو وہ نشانی بتا کر درج ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ منظور احمد باجوہ۔ چونڈہ خاص۔ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔

ایرانی وزیر اعظم حسن منصور پر قاتلانہ حملہ

حملہ آور طالب علم محمد بخاری کو گرفتار کر لیا گیا ہے

تہران ۲۱ جنوری۔ ایران کے وزیر اعظم جناب حسن علی منصور کو کل گولی مار کر شدید مجروح کر دیا گیا۔ آپ جب پارلیمنٹ کی عمارت میں داخل ہونے کے لئے اپنی کار سے نیچے اترے تو ایک نوجوان محمد بخاری نے ان پر فائر کر دیا۔ گولی آپ کی گردن پر لگی آپ کو فوری طور پر ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

وزیر اعظم کل مجلس میں ایک اہم بل پیش کرنے والے تھے۔ یہ بل مختلف تیل کمپنیوں سے ایران کے معاہدہ سے متعلق تھا۔ جس میں خلیج فارس کی ترقی اور نئے آب تیل کی تلاش سے متعلق تفصیلات ہیں۔ اس بل کے تحت حکومت کے زیر تحویل ایرانی آئل کمپنی کو دس لاکھ ڈالر کا نقد کا بونس ملے گا۔ دو سال کے قریب سمندری علاقے میں تیل کی تلاش کے حقوق پانچ غیر ملکی تیل کمپنیوں کو منتقل کرنے کی تجویز بھی شامل تھی۔

۱۸ سالہ طالب علم نے آپ پر ریوالور سے دو فائر کئے ایک گولی وزیر اعظم کی گردن پر اور دوسری کندھے پر لگی آپ کو فوری طور پر ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ جہاں آپ کی جان بچانے کی سر توڑ کوششیں کی جا رہی ہیں۔

روزہ نہ رکھنے کے الزام میں چھ سو افراد گرفتار کر لئے گئے

رباط ۲۲ جنوری۔ مراکش کے مختلف علاقوں میں پولیس نے روزہ نہ رکھنے کے الزام میں چھ سو افراد گرفتار کر لئے ہیں ملزم ہوٹلوں اور پبلک مقامات پر روزہ کے اوقات میں خورد و نوش میں مصروف تھے۔ مراکش کے قانون کے مطابق روزہ کے اوقات میں کھلے عام کھانے والے افراد کو چھ ماہ سے ایک سال تک قید کی سزا دی جاتی ہے۔

صدر ناصر آئندہ چھ سال کے لئے صدر نامزد کر دیئے گئے

بیروت ۲۲ جنوری۔ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کی قومی اسمبلی نے کل صدر ناصر کو اگلے چھ برس کے لئے صدارت کے عہدہ کے لئے نامزد کر دیا ہے ۲۶ جنوری کو صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں رائے شماری کی جائے گی۔

قومی اسمبلی کے ۳۶۰ ارکان کے سامنے کل جب صدارتی امیدوار کی حیثیت میں صدر ناصر کا نام پیش کیا گیا تو تمام ارکان کئی منٹ تک خوشی سے تالیاں بجاتے رہے۔ قاہرہ ریڈیو نے نامزدگی کی تقریب کی تفصیل نشر کیں کل تمام دن قاہرہ کے بازاروں میں ۴۷ سالہ صدر ناصر کی حمایت میں زبردست مظاہرہ ہوا لاکھوں افراد نے صدر ناصر کو تاحیات صدر بنانے کی تجویز کی حمایت کی۔ مصر کی ۳ کروڑ آبادی میں سے ۶۵ لاکھ افراد ووٹر ہیں۔ ان کی غالب اکثریت نے صدر ناصر کو منتخب کرنے کا فیصلہ کیا ہے!

جماعتِ احمدیہ کی چھیالیسویں (۴۶) مجلس مشاورت

۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو گی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۶، ۲۷، ۲۸ امان ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴